

اخبار احمدیہ

رسول اکرمؐ، ۱۲ نومبر ۱۹۵۲ء کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔
 خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے
 صحت کے متعلق دو بار سے بذریعہ ڈاک جواب دیے
 اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔
 ۱۲ نومبر صحت زیادہ خراب ہے۔ ٹانگ
 میں درد کی شکایت ہے۔
 ۵ نومبر "طبیعت اسی خراب ہی ہے"
 اسباب صحت کا مدعا جلد کے لئے التعمیر
 سے دعا جاری رکھیں۔

اَذِ الْفَضْلِ بِيَدِ الْيَوْمِ لِيَتَأَمَّرَ عَسَىٰ يَنْفَعَكَ رَبُّكَ وَمَا جِئْتَهُ

الفضل

تاریخ کا پتہ :- الفضل لاہور

ٹیلیفون

روزنامہ

یوم شنبہ

۲۸ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

۱۸ نومبر ۱۹۵۲ء

جلد ۲۹ نمبر ۲۶۹

۱۳۳۱ھ ۱۸ نومبر ۱۹۵۲ء

۲۶۹ نمبر ۲۶۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محافل خاتم النبیین

۱۵۹ ازبچی آدم فرزون ترد جمال
 ذلالی پاک ترد گوہرے
 بریشس جاری ز حرکت چشمہ
 درویش پران معارف کوشے
 وہ آدم کی اولاد میں سے ہے بڑھ کر صاحب
 جمال ہے اور اپنی اصلیت میں میتوں
 سے بھی زیادہ پاک ہے۔ اس کے بیٹوں
 پر حکمت کا چشمہ جاری ہے۔ اس کے
 دل میں حقائق اور معارف سے بھر پورا
 ایک کونہ ہے۔ (راہنما صحیح)

قریشی فیروز محی الدین صاحب مبلغ براہ سنگھ

لاہور، ۱۲ نومبر، آج صبح ۱۲ بجے لاہور
 ایسوسی ایشن نے قریشی فیروز محی الدین صاحب
 کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک پارٹی کا اہتمام
 کیا۔ جس میں کالجوں کے طلباء کے علاوہ شیخ انیس
 صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، محمود الحسن صاحب
 میاں غلام محمد صاحب اختر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ
 صاحب ڈاکٹر احمد علی صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب
 نے بھی شرکت کی۔

بہار قابل ذکر ہے کہ اس تقریب میں بعض
 عزیز احمدی معززین بھی شریعت لائے ہوئے تھے
 قریشی فیروز محی الدین صاحب اعلیٰ کلام الخ
 کے سلسلے میں سنگاپور تشریف لے جا رہے ہیں

سادہ لباس میں تشریح کی جہاز کی جا

ملکہ الزبتھ سے برطانوی امراء کی دست
 لندن، ۱۲ نومبر، کئی برطانوی امراء نے ملکہ الزبتھ
 دوم سے دوا فرات کی ہے کہ انہیں تخت نشینی کی
 تقریب میں سادہ لباس پہننے کی اجازت دی جائے
 کیونکہ انہیں شاہی لباس پہننے کی استطاعت نہیں ہے
 انہوں نے وعظ ارتقا میں یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی
 نشستیں ان امراء اور نوابوں سے علیحدہ رکھی جائیں
 جو شاہی لباس پہن کر آئیں گے۔

آئرن ماور و مین ملاقات

واشنگٹن، ۱۲ نومبر۔ امریکہ کے صدر اسٹیب
 جنرل آئرن ماور اور ڈروین کے درمیان کل جب
 ملاقات ہوئی تو خیالی ہے ایران افریقہ ہندوستانی
 اور کوریا کے مسائل زیر غور آئیں گے۔

کسی فرد یا فرقے کے جائز حقوق پر نامناسب بندی عائد نہیں ہونی چاہئے

فرقے دار اختلاف اور ایجیٹیشن کے متعلق مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں کو اپنے خیالات سے آگاہ کر دیا
 کراچی، ۱۲ نومبر۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر داخلہ صاحب مشتاق احمد گورنری نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ مرکزی حکومت نے فرقہ دارانہ اختلافات
 اور ایجیٹیشن وغیرہ کے متعلق صوبائی حکومتوں کو اپنے خیالات سے آگاہ کر دیا ہے۔ اس بارے میں مرکزی حکومت کے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے بتایا
 کسی فرد یا فرقے کے جائز حقوق پر کوئی نامناسب بندی عائد نہیں ہونی چاہئے۔ ہر فرقہ اپنے معاملات میں آزاد ہے۔ لیکن اس حد تک کہ اس میں عام میں خلل نہ پڑے۔
 حکومتوں کو چاہیے کہ تمام فرقے دارانہ معاملات اور تنازعات میں پوری غیر جانبداری اور ضبطی کے ساتھ کاروائی کریں۔

پاکستان میں "اٹن" طشتریاں پہلی مرتبہ دیکھی گئیں

کراچی، ۱۲ نومبر۔ پاکستان میں "اٹن" طشتریاں پہلی مرتبہ دیکھی گئی ہیں۔ حال ہی میں یہ اٹن طشتریاں بیوٹھان
 میں سبھی کے قریب مسلسل دور اتوں تک نظر آئیں تو ایک طرف سے دوسری طرف بڑی تیز رفتاری اور
 گڑ گڑاہٹ کے ساتھ گزریں۔ ان میں سے اتنی تیز رفتاری تھی کہ سارا علاقہ جگمگاٹھا اور صیاتی ان
 ڈاؤ کی گول چیلوں کو دیکھنے کے لئے اپنے گھروں سے نکل آئے۔ اپنی تیز رفتاری میں یہ نیلے رنگ کے شعلے
 چھوڑتی جاتی تھیں۔ چند سیکنڈ تک یوں بھی معلوم ہوا کہ وہ ٹھہری ہوئی ہیں۔ اس کے بعد غناک گڑ گڑاہٹ
 کے ساتھ زمین کی طرف غوطہ لگا کر غائب ہو گئیں۔

یونان کے عام انتخابات

نمایاں کامیابی
 ایٹنز، ۱۲ نومبر۔ یونان کے عام انتخابات
 میں سابق کانڈر نجیٹ مارشل یا پائوس کی دہلیں
 ناز کی یاد کی گھوڑی اکثریت حاصل ہو گئی ہے جنگ
 کے بعد سے یہ جو تھا انتخاب عمل میں آیا ہے۔
 یونان حکومت کے سربراہ نے کہا ہے کہ میں جلد
 ہی استعفادے دوں گا۔ تاکہ نئی نمائندہ حکومت
 قائم ہو سکے۔ کامیاب ہونے والی جماعت نے یونان
 کو متنازع کرنے اور بالخصوص مسلح فوجوں کی حالت
 بہتر بنانے کے نام پر ایٹیشن اڑا تھا۔
 ڈھاکہ، ۱۲ نومبر۔ سال پوسٹ کے ذریعہ
 رقبہ ۱۲ گز ۱۲ سال کی نسبت ۲۲ فی صدی کا اضافہ
 ہو گیا ہے۔ نیز اندازہ ہے کہ پیداوار میں ۱۸
 فی صدی اضافہ ہو گا۔

فرانس کی ظالمانہ پالیسی پر کونین

پیرس، ۱۲ نومبر۔ فرانس نے تونس کے بارے
 میں جو ظالمانہ پالیسی اختیار کی ہوئی ہے اس کے
 سلسلے میں وہاں کی سوشلسٹ پارٹی نے وزیر اعظم
 پیرس پر کڑی کونین جینی کا ہے پارٹی نے یہ بھی تجویز کیا ہے
 کہ ہندوستانی میں صبح کر کے فرانس کو تمام معاہدے
 میں امین الدین بد کے رز چارج لینے
 کراچی، ۱۲ نومبر۔ میان امین الدین بد کے روز
 یہاں قائم مقام گورنر سندھ کے عہدے کا چارج لے
 رہے ہیں گورنر سندھ صاحب دین محمد چارناہ کی رخصت
 پر آج صبح گورنر ڈال روڈ ہو گئے۔ میان امین الدین کے
 قائم مقام گورنر مقرر ہونے پر ان کی جگہ بلوچستان میں
 وہاں کے جوڈیشل مگسٹریٹ گورنر کے ایجنٹ کے
 طور پر عارضی چارج لیں گے۔

ذریعہ برابری ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے
 ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ مشرقی پاکستان میں
 چھ لاکھ ۷۲ ہزار ہندوؤں کو دوبارہ آباد کیا جا چکا
 ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ۱۹۴۷ء سے اس سال جون
 تک مشرقی بنگال میں رہیں آئے ہیں۔ ان کی آباد کاری
 پر حکومت پندرہ لاکھ روپے خرچ کر چکی ہے وزیر
 خزانہ، سیردادہ عبدالستار نے بتایا کہ اس سال جون
 سے اب تک ایک لاکھ ۲۳ ہزار نو سو تیس ہندو بنگالوں
 سے دوبارہ آباد کیا ہے۔

دو جہاز مزید ۱۲ ہزار ن گیموں لیک

کراچی، ۱۲ نومبر۔ دو جہاز مزید ۱۲ ہزار ن گیموں
 لیک کر کے کراچی پہنچ گئے۔ ان میں سے ۸ ہزار
 ۵ سو تیس ن گیموں وہ اور ۵ ہزار ۷ سو تیس
 ن گیموں۔

چار پاکستانی طلباء قاہرہ روانہ ہو گئے

کراچی، ۱۲ نومبر۔ عربک کانگریس کے چار طلبہ
 جامعہ انار میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آج قاہرہ
 روانہ ہو گئے۔ جامعہ انار نے پاکستانی طلباء کے لئے
 دس وظیفوں کی پیشکش کی ہے۔ دوسرے عربک
 کالجوں کے مزید چار طلباء اس پیشہ کے آخر تک قاہرہ
 روانہ ہو جائیں گے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

چند تازہ روایا و کثوف

— فرمودہ ۹ نومبر ۱۹۵۲ء —

مقام رنجونا

(نویسنده: مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

(۱)

فرمایا۔

”میں نے دیکھا کہ ایک دوست جنہوں نے مجھے کچھ تحفہ دیا ہے وہ میرے ساتھ ہیں اور میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ میں نے سنا ہے کہ آپ پر یہ بات گراں گذری ہے کہ میں نے آپ کا تحفہ آگے سلسلہ کی طرف منتقل کر دیا ہے۔ لیکن یہ رپورٹ آپ کو غلطی سے میں نے سارا تحفہ منتقل نہیں کیا اس کا ایک حصہ منتقل کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تحفہ بہت بڑا تھا اور میں سمجھتا تھا کہ اس کا ایک حصہ دین کو بھی چلا جائے تاہم ایسے رنگ میں استعمال ہو کہ مجھے تقسیم کنندہ کے طور پر ثواب مل جائے اور آپ کو اصل خرچ کرنے والے کے طور پر ثواب مل جائے۔“

(۲)

”میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا جلسہ ہے اور اس میں نے تقریر کی ہے میں جلسہ میں گیا ہوں تو میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا وسیع میدان ہے جس میں کرسیاں بھی ہوئی ہیں اور علاوہ عام قسم کی کرسیوں کے کوچہ کوچہ والی کرسیاں بھی ہیں بڑی قیمتی اور خوشنما۔ جیسے بہت بڑے بڑے جلسوں اور چائے کی دھوئوں میں امراتوں اور گورنمنٹ کے ہاں کرسیاں ہوتی ہیں اسی قسم کی ہیں اور ان تمام بڑے بڑے جلسوں میں اور وہ جلسہ گاہ کچھ کچھ بھری ہوئی ہے۔ درمیان میں تو چھٹی قسم کی لیکن بیچر بازوؤں والی کرسیاں ہیں اور کناروں پر اعلیٰ قسم کی کوچیں اور ان کے ساتھ کی کرسیاں ہیں۔ سٹیج ایک اونچی جگہ پر ہے جیسے وہ کسی پہاڑی کا دامن ہوتا ہے اور اُسے بھی نہایت خوشنما سامانوں سے سجایا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تقریر میری ہے اور اُس کے صدر سید رضا علی مرحوم ہیں۔ سید رضا علی نسل ان تقسیم ہندوستان میں عرصہ تک پبلک سروس کمیشن کے ممبر رہے ہیں اور بیگ کے بھی سرکردہ ممبر رہیں سے تھے اور ایک اجلاس کی انہوں نے صدارت بھی کی تھی جو بمبئی میں ہوا تھا۔ اسی سال کابل گیا ہمارے تین مبلغ شہید کے گھر تھے اور عام طور پر مسلمان اخبارات اس کے خلاف آواز اٹھانے سے چھپکتے تھے۔ لیکن سید رضا علی صاحب مرحوم نے اپنے خطبہ صدارت میں اس فعل کی مذمت کی اور بڑی دیر سے اس کو خلاف اسلام قرار دیا۔ خراب میں میں دیکھتا ہوں کہ وہی اس تقریر میں صدر ہوں گے جب میں جلسہ گاہ میں آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ پہلے سے اپنی کرسی صدارت پر بیٹھے ہیں۔ رنگ سفید ہے جیسا کہ ان کا تھا۔ عمران کی اس سے چھوٹی معلوم ہوتی ہے جس عمر میں میں نے ان کو دیکھا تھا۔ یعنی خواب میں وہ زیادہ جوان معلوم ہوتے ہیں۔ وہ دہاڑھی سنڈو ایا کرتے تھے۔ مگر مجھے یاد نہیں رہا کہ ان کی مونچھیں ہوا کرتی تھیں یا نہیں۔ خواب میں میں نے ان کی بہت چھوٹی چھوٹی مونچھیں دیکھیں جس کی وجہ سے ان کا

رنگ اور بھی زیادہ سفید نظر آتا ہے۔ ایک عجیب بات میں نے یہ دیکھی کہ عام طور پر تقریر صدر کے ساتھ کھڑے ہو کر کی جاتی ہے۔ مگر وہ زیادہ میں نے دیکھا کہ انتظام یہ ہے کہ صدر کے بالمقابل جوم کے دوسری طرف کھڑے ہو کر سٹیج کی طرف منہ کر کے تقریر ہوگی۔ چنانچہ میں جلسہ گاہ کے آخری سرے پر گیا ہوں۔ وہاں بھی بہت سی کوچیں بھی ہوئی ہیں۔ ایک کھلی کوچ پر میں جا کر بیٹھ گیا۔ میرے ساتھ عزیزیم مرزا بشیر احمد صاحب بھی آکر بیٹھے گئے ہیں اور ان کے ساتھ ایک تیسرا شخص آکر بیٹھ گیا۔ جس کوچ پر ہم بیٹھے ہیں اس کے ساتھ کی ایک کرسی خالی پڑی ہے۔ اتنے میں ایک شخص آیا جو کہ مکہ مکرم سے آیا ہے جس شخص نے آکر اس کو پایا ہے وہ بتاتا ہے کہ انہوں نے احمدی کی تعلیم سنی ہے اور یہ احمدی ہونے کے لئے آئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ معزز اور آسودہ حال آدمی ہے۔ انہوں نے مصافحہ کرتے ہوئے مجھے کچھ نذرانہ دیا۔ وہ نذرانہ پاکستان کے ہونے کو نوٹوں کی صورت میں ہے۔ شاید پانچ نوٹ ہیں۔ نوٹ موجودہ نوٹ سے کوئی اڑھائی گئے بڑا ہے۔ رنگ سبز ہی ہے لیکن بہت زیادہ خوشنما اور اعلیٰ درجہ کے ریشم کی طرح آنکھوں کو زیادہ بخشتا ہے۔ ان سے پہلے یا بعد کسی سلسلے کے کام کے متعلق کوئی مسئلہ جو ذوالفقار علی خان صاحب اور میاں بشیر احمد صاحب نے پیش کرنا ہے۔ وہ مسل میاں بشیر احمد صاحب نے میری گود میں رکھ دی ہے اور یا تو اس عرب دوست نے جو نذرانہ دیا ہے وہ بعد میں دیا اور میں نے اس سل کے اوپر نوٹ رکھ دیے ہیں یا وہ مسل بعد میں پیش ہوئی ہے لیکن میں نے اس کو نوٹوں کے نیچے رکھ دیا ہے بہر حال وہ مسل نوٹوں کے نیچے معلوم ہوتی ہے۔ اس وقت ذوالفقار علی خان صاحب براہ کبر علی برادران مرحوم آگے کی طرف بڑھے اور میاں بشیر احمد صاحب سے کہا کہ کیا وہ مسل پیش کر دی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں پس کر دی ہے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ کاغذات

میرے پاس ہیں انہوں نے جلدی سے وہ کاغذات اٹھائے ہیں اور اس کے ساتھ وہ نوٹ بھی اٹھائے ہیں۔ پھر یہ دیکھ کر کہ ان کاغذات کے ساتھ تو کچھ نوٹ بھی ہیں اور یہ خیال کر کے کہ یہ ان عرب صاحب کے ہی ہیں انہوں نے وہ کاغذات اٹھا کر دیکھنے شروع کر دیے اور وہ نوٹ عرب صاحب کی جیب میں ڈال دیے کہ یہ روپے آپ کے رہ گئے ہیں۔ اس وقت میری جیب سے یا میرے ہاتھ سے دو روپے کا ایک نوٹ ان نوٹوں پر گر گیا ہے۔ عرب صاحب نے غالباً خیال کر کے کہ میرا نذرانہ واپس کر دیا گیا ہے نوٹ تو رکھ لئے مگر دو روپے جو میرے ہاتھ سے گر گئے تھے میرے دامن میں ڈال دیئے اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ اس خواب میں چار آدم شخصیتیں معلوم ہوتی ہیں سید رضا علی جو مذہباً بھی غالباً شیخ تھے اور ان کے نام میں بھی علی آتا ہے اور ذوالفقار علی جو مذہباً تو شیخ تھے اور ان کے نام میں بھی علی اور ذوالفقار آتا ہے اور عرب نوجوان جو کہ سلسلہ کی قبرس کے سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے آئے۔ اور مرزا بشیر احمد صاحب جی کے نام میں بشارت پائی جاتی ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس روز میں ڈو ہیلوؤں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ایک نواس طرف کہ عرب میں جماری مخالفت کے لئے جو کہ توشیح کی جائے گی وہ انشاء اللہ انا نتیجہ پیدا کرے گی اور ہمارے حق میں سفید سامان پیدا ہوں گے اور دوسرے یہ کہ علی کی رہا اور اس کی تلوار ہمارے ہاتھ میں پائی ہوں گی جس کے ظاہری معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ مشیہ جماعت کا ایک حصہ جو صاحب رمنی اور طاقت والا ہوگا اس کو اٹھائے، انصاف کی توفیق بخنے کا اور وہ ہمارا ساتھ دیکھا اور ہمارے لئے خوشخبری اور بہت کے سامان پیدا ہوں گے۔

(۳)

”میں نے دیکھا کہ ایک جگہ پر میں بیٹھا ہوں۔ میرے ساتھ ایک دو اور آدمی بھی ہیں۔ یہ یاد نہیں رہا کہ وہ سنو رات ہیں یا مرد ہیں۔ ایک نوجوان آبا جو کہ ایک معلوم خاندان کا فرد ہے۔ لیکن وہ خاندان تو معلوم ہے وہ نوجوان مفقود ہے۔ یعنی اس کا دو ظاہری کوئی نہیں ہے۔ خواب میں میں اسے موجود سمجھتا ہوں۔ وہ ایک مخلص احمدی کا بیٹا معلوم ہوتا ہے۔“

بسادیں۔ تو پہاڑ آنے جانے میں جو دقت ہوتی ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ میری تحریک پر بعض لوگوں نے اس جگہ پر زمینیں لیں۔ اور میں ذہنی میں یہ سوچتا ہوں۔ کہ اس جگہ پر بعض ٹکڑے صاف کر کے ان میں باہر سے مٹی لاکر ڈلوادی جائے۔ اور اس جگہ پر درخت اگادیے جائیں۔ اور سبزہ اگادیا جائے۔ تو یہ جگہ خوشنما ہو جائے گی۔ یہ خیال آتے ہی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ جگہوں پر خدا نے ایسا انتظام کر بھی دیا ہے۔ میں اس جگہ سے ہٹ کر ذرا پیچھے آیا۔ تو ایک بہت بڑا مکان بنتے ہوئے میں نے دیکھا۔ جو کسی احمدی کا ہے۔ ایسا خیال پڑتا ہے۔ کہ وہ چودھری غلام مرتضیٰ صاحب سیالکوٹی کا ہے۔ جو ملتان میں رہتے ہیں۔ وہ باہر سے مٹی اٹھا اٹھا کے اس کی دیواروں کے ساتھ ڈلوارہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر وہ آگے۔ اور کہنے لگے کہ ہمارے لئے تو ضرورت ہے کہ کوئی جگہ لگ کر خرید کر وہاں مکان بنائیں۔ یہ غیر احمدی لوگ تو ہمارے اتنے دشمن ہیں کہ دیکھیں ہمیں مٹی بھی اٹھانے نہیں دیتے۔ اور یہ ہماری ہمسائیگی کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ مجھے اس وقت رویا میں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ چودھری صاحب زیادتی کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ چودھری صاحب غالباً آپ مٹی ایک ایسی جگہ سے اٹھا رہے ہیں۔ جہاں سے اٹھانے سے پیلک کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے آپ کو کمیٹی روکتی ہے۔ پس آپ کو ان پر بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ آخر کسی کام سے پیلک کو نقصان پہنچے۔ تو اس کو روکنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ اسی جگہ پر پاس ہی گھر کی کچھ مستورات بھی بدظنی ہوئی تھیں۔ میں ان سے بات کر کے ان مستورات کے پاس آیا۔ وہاں دو بچے کھیل رہے ہیں حضرت ام المومنینؓ وہاں ہیں۔ وہ ان بچوں کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہیں۔ کہ ان بچوں کو بانٹتے ہو ہیں کہتا ہوں، ہاں یہ لڑکے جو بدری رحیم بخش کے رشتہ داروں کے لڑکے ہیں۔ وہ نام پوری طرح یاد نہیں رہا۔ غالباً رحیم بخش یا اس سے ملتا جلتا نام تھا۔ اور وہ رشتہ دار راہوالی کے رہنے والے ہیں۔ میرے چوہدری رحیم بخش کہتے ہیں کہ حضرت ام المومنینؓ کے چہرے سے کچھ تعجب کے آثار ظاہر ہوئے۔ کہ گویا میں نام فقط لے رہا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ رہا ہوں۔ کہ میں ان کو جانتا ہوں۔ اس پر میں نے جھٹ کہا۔ کہ ہاں وہی چوہدری رحیم بخش جن کو چوہدری محمد شریف بھی کہتے ہیں منگڑی والے۔ گویا خواب میں میں چوہدری محمد شریف صاحب کا وہ سرا نام چوہدری رحیم بخش بھی سمجھتا ہوں۔ راہوالی گوجرانوالہ کا ایک گاؤں ہے۔ میرے علم میں تو چوہدری محمد شریف صاحب کی وہاں کوئی رشتہ داری نہیں۔ ممکن ہے کوئی بڑا نے زمانہ کی رشتہ داری ہو اور ممکن ہے۔ راہوالی ضلع سیالکوٹ میں بھی کوئی گاؤں ہو۔ جہاں کہ وہ اصل بات ہے۔ میں یا شاید اس کی کوئی اور تعبیر ہو۔ راہوالی کے معنی راستہ والے کے ہیں صراط المستقیم کے معنی بھی اس میں پائے جاسکتے ہیں۔ یہ بات کر کے میں مستورات سے الگ ہوا۔ تو چوہدری محمد شریف بھی آگے کھڑے ہیں۔ اور ان کے والد لڑا ب محمد دین صاحب مروجوم بھی ہیں۔ اور ساتھ ان کے چوہدری محمد شریف صاحب کی

دجس کا کوئی اس قسم کا بیٹا نہیں ہے) وہ آگے مجھے کہتا ہے۔ کہ میرا کچھ کام ہے۔ بظرف اللہ خاں سے کہیں۔ کہ وہ یہ کام کر دیں۔ اس وقت میرے دل پر اثر یہ ہے۔ کہ گویا کسی کام کے لئے آیا ہے۔ لیکن اصل غرض اس کی یہ ہے۔ کہ میری کسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے درخواست دینا چاہتا ہے۔ مگر شرم کے مارے فوراً اس کا ذکر نہیں کر سکتا۔ دوسری باتوں کے بعد ادھر آنا چاہتا ہے۔ رویا میں مجھ پر اثر یہ ہے۔ کہ یہ لڑکا تو نیک ہے۔ لیکن اس کی طبیعت میں کچھ غرور اور خود پسندی ہے۔ اگر اس کا علاج ہو جا تو لڑکا اچھا ہے۔ اس خیال کے ماتحت میں نے سمجھا۔ کہ میں اس کے اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے جو اس نے کیا ہے۔ اسے تو بہر دلاؤں کہ وہ اپنی حیثیت اپنی حقیقت سے زیادہ سمجھتا ہے۔ چنانچہ اس خیال کے ماتحت میں نے اسے کہا۔ کہ بظرف اللہ خاں کا ان حالات سے کیا تعلق ہے لیکن فرض کر دو کہ ہو۔ تو وہ کیوں تمہارے معاملہ میں دخل دیں۔ اور پھر وہ تو اس وقت یہاں ہی بھی نہیں۔ وہ امریکہ گئے ہوئے ہیں۔ اس پر اس لڑکے نے پھر کہا۔ کہ میرا معاملہ تو اتنا اہم ہے۔ کہ بظرف اللہ خاں کو اگر امریکہ سے بھی آنا پڑے۔ تو ان کو آکر یہ کام کرنا چاہیئے۔ اس کا یہ جواب سن کے میں نے نہایت غصہ سے اسے کہا۔ کہ تم عجیب آدمی ہو۔ بظرف اللہ خاں پاکستان حکومت کے لوگ ہیں۔ اور اس کے فائدہ کو مدنظر رکھنا ان کا فرض منصبی ہے۔ وہ اس کے کام کو چھوڑ کر تمہاری طرف توجہ کس طرح کر سکتے ہیں۔ اور فرض کر دو۔ کہ وہ پاکستان کے نوکر نہ بھی ہوتے۔ تب بھی پاکستان مجموعہ افراد اور قوم اور ملک کا نام ہے۔ اور تم ایک شخص ہو۔ ایک شخص خواہ کتنا بھی اہم ہو۔ اس کے لئے قومی ضرورتوں کو کس طرح نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ یہ تمہارا سوال بالکل غلط ہے۔ اور میں ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس پر وہ مایوس ہو کے اٹھا۔ اس کے اٹھتے ہی ایک گھوڑا لایا گیا۔ جو نہایت خوبصورت اور بے عیب گھوڑا معلوم ہوتا ہے۔ وہ لڑکا اس کے اوپر چڑھ گیا۔ اور گھوڑے پر چڑھتے ہی اس کا جسم بہت بڑا ہو گیا۔ سینہ بڑا چوڑا ہو گیا۔ پیٹ بڑا پھیل گیا۔ غرض ایک غیر معمولی قسم کا جسم آدمی معلوم ہونے لگا۔ گھوڑے پر بیٹھنے کے بعد بھی اس نے وہی بات پھر دہرائی چاہی اس پر میں نے اسے کہا۔ کہ تمہاری سمجھ کم ہے۔ اگر تمہیں سمجھ ہوتی۔ تو کم سے کم تم اتنا خیال کرتے۔ کہ خلیفہ وقت کے سامنے تم گھوڑے پر سوار ہو کر باتیں کر رہے ہو۔ اس وقت پھر میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اس میں تربیت کی کمی ہے۔ ورنہ یہ لڑکا بہت سلیم الفطرت ہے۔ کاش کہ اس کی اصلاح ہو جائے۔ مجھے پوری طرح تو یاد نہیں رہا۔ لیکن غالباً جس وقت میں نے آخری بات کہی ہے۔ وہ گھوڑے سے اتر آیا۔ اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔“

(۴)

میں نے دیکھا، کہ ایک پہاڑی ہے۔ مگر اس کے اوپر کوئی سبزہ اور گھاس نہیں۔ لیکن ہے وہ جگہ خنک اور سرد۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ یہ جگہ لے کر ہم یہاں احمدی آبادی

ستمبر میں ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجنے والی جماعتیں

۱۸ ستمبر میں مندرجہ ذیل ۶۰ جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں وصول ہوئی ہیں۔ اس سے بالمقابل گذشتہ ماہ کی ۶۶ جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں وصول ہوئیں تھیں۔ یہ رپورٹیں رشتہ مناسبت سے اور اس سستی اور اس کے نتائج کی ساری ذمہ داری صدقانہ حاکمیت اور سیکرٹریان تبلیغ پر ہے۔ جن جماعتوں کے پاس مطلوبہ رپورٹ فارم نہیں ہیں وہ فوراً رپورٹوں کے نمونے منگو لیں۔ اور باقی نمونے کے ساتھ اپنی رپورٹیں نفاذ کرنا چاہیں۔

پہلے دست جن کی طرف سے ستمبر میں رپورٹیں وصول ہوئی ہیں

۱۔ سرگودھا شہر	۱۸۔ ایک محلہ چوہدری پور	۳۵۔ ڈیرہ اسماعیل خان	۵۲۔ دادو سندھ
۲۔ چک ۹۹ شمالی	۱۹۔ انہرہ	۳۶۔ ڈیرہ جھانڈی	۵۳۔ کوٹ مولا بخش
۳۔ چک ۹۸ شمالی	۲۰۔ سیالکوٹ شہر	۳۷۔ کوٹلی	۵۴۔ کوٹلی
۴۔ صہبوال	۲۱۔ منڈی بھاگو	۳۸۔ جہلم	۵۵۔ امرتسار
۵۔ خرتاش	۲۲۔ چوہدری چانڈی	۳۹۔ محمود آباد جہلم	۵۶۔ باڈھی
۶۔ راجھو راجھو	۲۳۔ کھوجی سیالکوٹ	۴۰۔ گجرات شہر	۵۷۔ لودھی
۷۔ چک ۱۱۶ جنوبی	۲۴۔ اسی پور گھوٹان ٹنڈو کوہ	۴۱۔ سنڈی بہاؤ الدین	۵۸۔ گوٹھ نئے خان
۸۔ چک ۱۱۷ شمالی	۲۵۔ پٹنہ چشمہ ڈھول پور	۴۲۔ چوڑا	۵۹۔ ڈگری
۹۔ چانڈیہاں راولہ	۲۶۔ گجرانولہ شہر	۴۳۔ موٹا	۶۰۔ ناصر آباد
۱۰۔ دیپالور	۲۷۔ ڈیرہ آزاد	۴۴۔ ڈیرہ عباس آباد	۶۱۔ ڈیرہ
۱۱۔ اوکاڑہ منگلوری	۲۸۔ ڈیرہ مازیان	۴۵۔ بدلیہ سیالکوٹ	۶۲۔ کٹری
۱۲۔ شہر	۲۹۔ شیواٹ جھنگ	۴۶۔ لغت آباد سندھ	۶۳۔ شکار پور
۱۳۔ چک ۱۱۷ جنوبی	۳۰۔ جھنگ شہر	۴۷۔ حسن آباد	۶۴۔ میرپور
۱۴۔ چک ۱۱۷ جنوبی	۳۱۔ ڈیرہ مازیان	۴۸۔ ساکھڑا	۶۵۔ محمود آباد
۱۵۔ چک ۱۱۷ جنوبی	۳۲۔ مانسہرہ سیالکوٹ	۴۹۔ محمد آباد	۶۶۔ نسیم آباد
۱۶۔ چک ۱۱۷ جنوبی	۳۳۔ کیمبل پور شہر	۵۰۔ باڈھ سن	۶۷۔ حمید آباد
۱۷۔ چک ۱۱۷ جنوبی	۳۴۔ کوٹ فوج خان جھنگ	۵۱۔ سکھ	۶۸۔ چک ۱۱۷ جنوبی

والدہ مرحومہ یعنی نواب محمد دین صاحب مرحوم کی بیوی بھی ہیں۔ نواب صاحب بھی اچھے مضبوط معلوم ہوتے ہیں۔ اولاد ان کی بیوی بھی اچھی جوان معلوم ہوتی ہیں۔ چوہدری محمد شریف صاحب پر نظر پڑتے ہی مجھے کچھ حیا سی محسوس ہوتی کہ یہ ہمیں ملے۔ کہ میرا نام انہوں نے غلط لیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی میں خیال کرتا ہوں کہ ان کا نام رحیم بخش بھی ہے۔ غلط نام میں نے نہیں لیا۔ نواب صاحب نے میرے ساتھ کچھ بات شروع کر دی اور میرے ساتھ میدان میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ اولاد انہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ اسلام پر جو اعتراضات ہوتے ہیں۔ یا جو نئے نئے عقیدے مسلمانوں کے لئے پیش آتے ہیں۔ ان کے جواب کے لئے بڑی دقت ہوتی ہے۔ میرے ساتھ کئی دفعہ لوگوں نے گفتگو کی۔ کہ اس کے لئے کون سے لہجہ کی ضرورت ہے۔ تو میں نے تو ہمیشہ ان کو یہ جواب دیا ہے۔ کہ ان ساری باتوں کا جواب تفسیر کبیر میں آجاتا ہے۔ اور جس کا اس وقت تک جواب نہیں آیا۔ اس کا اگلے حصوں میں آجائے گا۔ میں مجھے تو اس کتاب سے سارے جواب مل جاتے ہیں۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

اس روز اسے ایک تو میں سمجھا ہوں کہ اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ جہالت میں بعض افراد خواہ مخواہ دوسروں پر ہتھی کر لیتے ہیں۔ کہ وہ ہر سے دشمن ہیں۔ جس ساری جماعت اسلامی یا ان کے پیچھے چلتے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر باقی مسلمانوں میں اکثریت شہداء اور نیک لوگوں کی ہے۔ ساری طرف توجہ کریں یا نہ کریں یہ اور بات ہے۔ درہ نظر کا وہ سلیم لوگ ہیں۔ اور ہمیں جیسے ان سے قطع تعلق کرنے کے اپنا تعلق بڑھا نا چاہیے۔ اس وقت پر ہاتھ سے ان کو ہمارے حالات معلوم ہوں گے۔ اور ہمیں ان کے حالات معلوم ہوں گے۔ ایک دفعہ ان کی برائیوں کو دور فرمائی۔ اور ایک دوسرے کی نیکیاں معلوم ہوں گی۔

دوسری بات ذرا ہی طور پر نواب محمد دین صاحب کے خاندان کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ شاید اکثر لکھا چوہدری محمد شریف صاحب اور ان کے خاندان سے رحیمیت کا معاملہ کرے۔ تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اکثر اہل تعالیٰ کے حضور میں تفسیر کبیر مقبول ہے۔ اور اگر اس کے فتنے سے مراد یہ ہے شائع کرنے کی تو فیض ملی۔ تو ان میں بھی اسلام کی مضبوطی اور اس کے کمالات کے ثبوت کا بہت سامان و انشاء اللہ اعلیٰ ہوتا ہو جائے گا۔

مالی کالفرنس پر موقعہ جلسہ سالانہ

نفاذ بیت المال نے آئندہ جلسہ سالانہ کے موقع پر بتاریخ ۱۶ دسمبر کو دست باجے شام مسجد مبارک روہ میں ایک مالی کالفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ ضروری امور کے متعلق عمدہ اور ان جماعت سے مشورہ حاصل کیا جائے۔ لہذا تمام جماعتوں کے امرا اور پریزیڈنٹ اور سیکرٹریان یا اس کے درجہ کے مکملہ اس میں شامل ہو کر شکریہ کا موقع دیں۔ تمام ایگزیکٹران بیت المال کی حاضرانہ لازمی ہے۔ وہ بھی نوٹ کر لیں۔ تاکہ بیت المال روہ

جو آج وہ رپورٹ نہیں کرتا کل کس طرح آگے آئیگا؟

وہ بیت خیال کرے۔ کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں۔ اور ایک ایک حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں دکھا سکتا ہوں۔ سچو سچے دالے دماغ اور ایمان لاسے دالے دل کی ضرورت ہے۔ وہ اپنی بیت خیال کرے۔ کہ وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں ہتھاری جان ہے۔ (الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۵۲ء)

اس سعادت بزور بازو نیست

عزیزانہ امر کی جس نے گذشتہ سال تعلیم الاسلام ٹائی سکول روہ سے میٹرکولیشن کا امتحان دیکر پورے لوگوں میں اول پوزیشن حاصل کی تھی۔ امتیازی کامیابی پر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ان کو ہدیہ بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دست مبارک کا ایک ٹکڑا عطا کیا۔ ان کا شمار سعادت مندوں میں ہے۔ کہ وہ اس میں شامل ہو کر شکریہ کا موقع دیں۔ تمام ایگزیکٹران بیت المال کی حاضرانہ لازمی ہے۔ وہ بھی نوٹ کر لیں۔ تاکہ بیت المال روہ

دوسرا "مومن کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ تو وہ یہی کہے گا کہ بسیم اللہ میں حاضر ہوں" وہ "جس کے ذرا بیخ ہوگی۔ وہ وہی ہیں۔ جس کے دل پر دولت قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جو مشکلات اور تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کی کوشش سے نجات ہوتی ہے۔ اور انہیں لوگوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہ لوگ ہیں۔ جو ہر مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے" (۱۵) "یاد رکھو! جو آج عمدہ پورا نہیں کرتا۔ وہ کل کس طرح آگے آئیگا؟"

یہ وہ صاحب جن کا عمدہ دفتر اول کے اٹھارہ برسوں میں سال اور دس ہجرت کے آٹھویں سال میں ہے۔ وہ سہ ماہی سنی صدی پورا ہو چکا ہے۔ تاکہ ہر ذمہ دار کے لئے سعادت بقایا ہو جائے۔ آئندہ سال کی تحریک میں شامل ہونے میں دل چکنا چٹ محسوس نہ کرے۔ بلکہ آپ سہ ماہی سے قبل اپنا عمدہ سنی صدی ادا کرے۔ ہوں۔ آئندہ سال میں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت میں اپنا عمدہ پیش کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ تو فیض عطا فرمائے۔

درخواست دعا: سعادت بزور بازو نیست
تاناہ بخشند خدا کے بخشندہ
دید محمد و انبیا شہ میٹرکولیشن تعلیم الاسلام ٹائی سکول روہ

دیکھ! مال تحریک جدید روہ

مودودیت فریق پرستی کو ہوا دے رہے ہیں

مودودیت نے اپنے ہزار اجراءوں سے مل کر جو صاحبانہ فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ آج کل جب کہ ہم اپنے معرین کر چکے ہیں۔ اس کے متعلق وہ ایک سہتہ شمار ہے۔ اس میں کل صبح آواز کو انہوں نے مچی دروازہ کے میدان میں ایک جلسہ ترتیب دیا جس میں زیادہ سے زیادہ چھ سات سو آدمیوں کی حاضری ہوئی۔ مگر بعد نامہ تسلیم نے صحابہ مخالفانہ سے کام لے کر اس کو ایک عظیم الشان اجتماع کا نام دیا ہے۔ دوسری تو آری جو تار سے باہر لگنے۔ اور جو سڑک پر سے گزرتے اور پریشانی ہوتے۔ اگر ان کو بھی مثل کیا جائے۔ تو آٹھ سو کی حاضری جمع ہو سکتی ہے۔ یا دوسرے کہ یہ جلسہ گاہ عین گورگاہ پر واقع ہے۔ جہاں سے مردوں، عورتوں اور بچوں کی ایک بیٹھ بھرقت گزرتی دیکھی ہے۔ اور آواز کو تو جو تفصیل کا دن تو تار ہے۔ اس گورگاہ پر ویسے ہی میل کی سی صورت ہوتی ہے ایسے حالات میں آٹھ سو آدمیوں کو ایک عظیم الشان اجتماع کا نام دیا صرف پر دو سو ہی صدی کے علماء و علم ہی کا شیوہ ہو سکتا ہے۔

لاہور جیسے شہر میں چھ سات ہزار انسانوں کے اجتماع کو بھی عظیم الشان کا نام دینا بڑی جسارت سمجھا جاتا ہے مگر تار سے یہ صاحبان ہیں۔ کہ جو ہوش بولنے میں ذرا باک نہیں کرتے۔ اور عوام کی آنکھوں میں خاک چھونکنے کو اقامت دینا سمجھتے ہیں۔ اس جلسہ میں مودودی صاحب نے بذات خود ایک ہزار داد پیش کی۔ جس کی تین شخصیات ہیں۔ پہلی مختصر دو شخصیات ہیں :-

اول یہ کہ ملکی دستور ان بائیس اصولوں کے مطابق بنا چاہیے۔ جو تمام اسلامی فرقوں کے معتد اعلا نے جواری لکھنے میں اتفاق رائے سے مرتب کئے تھے۔ دوسرے یہ کہ تادیابیوں کو غیر مسلم اقلیتوں میں شامل کیا جائے۔

دستیم ۱۸ (دراصل ۱۷) نومبر ۱۹۵۲ء
بائیس اصولوں کا پرمانے ذکر فرمایا ہے۔ یہ وہ دل ہیں جو اجراءوں اور مودودیوں نے کھڑے ہیں۔ اور جن کی بنیادی غلطیوں پر ہم الفضل میں کئی بار روشنی ڈال چکے ہیں۔

یہ اصول دستور اسلامی کے اصول نہیں۔ بلکہ اجراءوں اور مودودیوں کے فتنہ فریق پرستی کا چارٹر ہے جس کو اسلام کی مقدس اصطلاحات کے پردے میں ڈھانپنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کی غرض صرف یہ ہے کہ ملک میں فرقہ دارانہ فتنہ و فساد کی ایک ایسی مستحکم بنیادی رکھ دی جائے۔ کہ جس سے پاکستان کا

وہ شیرازہ اتحاد و جھجھان ہو کر فضا میں اڑ جائے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کو یہ مملکت نصیب ہوئی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ پاکستان اجراءوں اور مودودیوں کی خواہشات کے عملی الزعم تمام مسلمان کہلانے والے فرقوں کی متحدہ و متنقہ جد و جہد سے معرض وجود میں آیا ہے۔ اور انصافاً اجراءوں اور مودودیوں کو جنہوں نے پاکستان کی کھلم کھلا مخالفت کی تھی۔ کوئی حق نہیں کہ وہ اس کے دستور کے متعلق کوئی رائے دے سکیں۔ مگر چونکہ مسلم لیگ نے ان کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ اور ان کے ساتھ عداوتوں کا سا برتاؤ نہ کیا جس کے وہ مستحق تھے۔ وہ ملک میں انتشار پھیلانے کے لیے لچکر دی طریقے استعمال کرنے پر اتر آئے ہیں۔ جو وہ تقسیم سے پہلے مسلمانوں کے متحدہ عماد کو شکست دینے کے لیے استعمال کرتے رہے ہیں۔

اب ذرا پھر ان بائیس اصولوں کو دیکھتے جو ان خود ساختہ عماد نے کراچی میں اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں کے نام پر بنائے ہیں۔ ان میں نواں اصول حسب ذیل ہے۔

(۹) مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدود قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ البتہ اپنے پیراؤں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق ہوگا۔ وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے وغیرہ وغیرہ۔

”مسلمہ اسلامی فرقوں“ کے الفاظ پر غور فرمائیے۔ ظاہر تو مسلمہ کا لفظ شاید بالکل نئے آثار معلوم ہوتا ہے۔ مگر ذرا سے غور سے اس کا کھ سکتا ہے۔ کہ اس ایک حسین لفظ سے کسی طرح مسلم لیگ کے مختلف فرقوں کے اتحاد و اتفاق کے اولین اصول کی بڑی پرکھاری رکھی گئی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ”مسلمہ اسلامی فرقے“ کو لے ہیں۔ کس کے مسلمہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت پاکستان کی تمام عالم اسلام میں ایک ہی مسلمہ اسلامی فرقہ موجود نہیں۔ نہ تھے۔ اور نہ کبھی ہو سکتے ہیں۔ مسلمہ اس کو کہتے ہیں۔ جو سب کے نزدیک مسلمہ ہو گیا مودودی صاحب ایک ہی ایسا اسلامی فرقہ بنا سکتے ہیں۔ جو سب کے نزدیک ”مسلمہ اسلامی فرقہ“ ہے۔

کی حقیقی مسلمہ اسلامی فرقہ ہے۔ یا کیا وہابی مسلمہ اسلامی فرقہ ہے۔ یا کیا دیوبندی مسلمہ اسلامی فرقہ ہے۔ یا کیا شیعہ مسلمہ اسلامی فرقہ ہے؟ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ کیا آپ کی اپنی جماعت مسلمہ اسلامی فرقہ ہے۔ فرمائیے وہ کونسا فرقہ ہے۔ جو ایسے آپ کو خالص اسلامی فرقہ اور دوسرے

تمام فرقوں کو خارج از اسلام نہیں سمجھتا۔ ہم ہی نہیں بلکہ تمام فرقوں کے عماد خود مودودی صاحب کی جماعت کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ اور ہم آپ کی تصنیفات کے جواہر سے ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ آپ سوا اپنی جماعت کے تمام مسلمانوں کو خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔

پھر وہ معیار کیسے ہے جس سے آپ مسلمہ اسلامی فرقوں کا تعین کر سکتے ہیں۔ البتہ ایک معیار تو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ غیر مسلم کس کو اسلامی فرقہ سمجھتے ہیں۔ ورنہ وہ فرقے جو ایسے آپ کو خود مسلمان سمجھتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو ہی اصل اسلامی فرقہ سمجھتا ہے۔ اور باقی تمام فرقوں کو خارج از اسلام سمجھتا ہے۔ دوسرا معیار یہ ہو سکتا ہے۔ کہ مسلم لیگ نے جن اسلامی فرقوں کو ایک متحدہ عماد پر جمع کیا تھا۔ وہ مسلمہ اسلامی فرقہ ہیں۔ مسلم لیگ نے یہ اصول مقرر کیا تھا۔ کہ جو بھی ایسے آپ کو اسلامی فرقہ کہتا ہے۔ وہ ایک عماد پر جمع ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اس اتحاد کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ باوجود اجراءوں اور مودودیوں کی مخالفت کے پاکستان بن گیا۔

چونکہ پاکستان مسلم لیگ نے بنایا ہے۔ اور اس لیے اپنے اس اصول کے مطابق بنایا ہے۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ اس لیے مسلمہ کے معنی اگر اس روشنی میں دیکھے جائیں۔ تو اجراءوں اور مودودیوں کے ہی وہ فرقے ہیں۔ جو خارج از اسلام قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ وہ پاکستان بنانے میں شامل نہیں ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ باقی تمام فرقے مسلمہ اسلامی فرقے سمجھے جائیں گے۔

موجودہ حالات میں صرف یہ دو معیار ہی مسلمہ اسلامی فرقوں کی تعین کر سکتے ہیں۔ تمیز معیار کوئی نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ سوال ہو کہ حقیقی اسلامی فرقے کون سے ہیں۔ تو فقط ہی اور عدیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مطابق ہی صرف ایک ہی فرقہ اسلامی فرقہ ہو سکتا ہے۔ باقی تمام فرقے خارج از اسلام قرار پائیں گے۔ اس لفظ پر نظر سے دیکھا جائے۔ تو سوال یہ ہوگا۔ کہ حکومت پہلے اس فرقہ کی تلاش کرے۔ کہ وہ کونسا فرقہ ہے۔ جو ظاہر ہے۔ کہ

اس تمام بحث کا حاصل یہ ہے کہ اجراءوں اور مودودیوں نے جو بائیس نکاتی اصول کھڑے ہیں۔ وہ محض فتنہ طرازی کے لیے کھڑے ہیں۔ تاکہ پاکستان میں فرقہ پرستی کی لعنت کو مستقل طور پر قائم کر دیا جائے۔ اور مسلمان جنہوں نے فرقہ پرستی سے بالا ہو کر ایک متحدہ عماد بنا کر پاکستان بنایا ہے۔ فرقہ دارانہ جنگ میں مصروف ہو جائیں۔ اور جو کچھ اتفاق و اتحاد سے انہوں نے حاصل کیا ہے اس کو ضائع کر دیں۔

اس بات کا عملی ثبوت جو انہوں نے دیا ہے۔ وہ مودودی صاحب کے قرارداد کی دوسری شاخ ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ احمدیوں کو اسلام کے الگ فرقہ قرار دینے کے لیے جو دعوات مودودی صاحب نے بیان فرمائے ہیں۔ خود مودودیوں میں اس سے زیادہ دعوات موجود ہیں۔ جن کی بنا پر وہ خود بھی مرکز کوئی مسلمہ اسلامی فرقہ قرار نہیں پا سکتے۔ ہم مودودی صاحب کی تصنیفات سے ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ امین خدا تھا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر قطعاً ایسا ایمان نہیں ہے۔ جو ایک صحیح مسلمان کا ہونا چاہیے۔ ورنہ وہ قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا ولیا کلام مانتے ہیں۔ جیسا کہ ایک صحیح مسلمان مانتا ہے۔ اس کے باوجود وہ اپنے سوا تمام باقی مسلمانوں کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ اور تمام فرقوں کے عماد نے انہیں خارج از اسلام اور فرقہ قرار دیا ہوا ہے۔ اس لیے ان کا اجراءوں کے ساتھ مل کر احمدیوں کو اقلیت قرار دلانے کا مطالبہ محض ایک فتنہ ہے۔ جو وہ اس اسلامی ملک میں برپا کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایک ڈھونگ ہے جس سے مسلمانوں کے متحدہ عماد کو توڑ کر اقتدار پر اپنا قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔ اور جو عماد ان کے ساتھ شامل ہیں۔ وہ یا تو وہی ہیں جو اصولاً پاکستان کے وجود کے خلاف ہیں۔ اور یا اسٹے نادان ہیں۔ کہ مودودی صاحب کی چال کو سمجھنے سے عاری ہیں۔

سطح کموں کے متعلق ضروری اصلاح

احباب کی آگاہی کے لیے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی سیٹھ میں نسبت محدود سیٹھوں کی گنجائش ہوتی ہے۔ امثال یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایسی ٹکٹ کے لیے جو درخواست ۱۵ دسمبر کے بعد وصول ہوگی۔ اس کے متعلق غور نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے ایسے احباب جو کسی وجہ سے سیٹھ ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ متعلقہ امرایا پر نیڈیٹ صفا کی سفارش کے ساتھ ۱۵ دسمبر سے پہلے پندرہ دعوت و تبلیغ میں اپنی درخواستیں بھیجی ادیں۔ درخواست میں یہ بھی تحریر فرمایا جاوے۔ کہ کس بنا پر سیٹھ ٹکٹ ملنا ضروری ہے۔ امرار عاصمان از خود بھی نوزدن احباب کی سفارش کر سکتے ہیں۔ آخر میں امرکا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ کہ ٹکٹیں حسب گنجائش ہی جاری کی جا سکتی ہیں۔ غیر احمدی شرما کے لیے سیٹھ کے پاس علیحدہ انتظام ہی ہے۔ جہاں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ ایسی ٹکٹوں کے حصول کے لیے بھی امرایا پر نیڈیٹ صفا صاحبان کی سفارش کے ساتھ ۱۵ دسمبر تک درخواستیں بھیجی ادی جائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بروہہ فیصلہ ہوگا)

شذرات

زعمائے مملکت کو ننگی گالیاں

احرار نے آج سے زرخاں برسر پہلے حکومت پاکستان کے سامنے اپنا توبہ نامہ پیش کرتے ہوئے انتہائی عاجزی اور بوجہ سے اعلان کیا۔

”ہم قوم کے فیصلہ کے آگے تسلیم خم ہیں۔ مزاحمت کی تردید اور خستہ نبوت کا بیان ہم ہمارا فرض تھا۔ ہم نے اپنے فرض کو چھوڑ کر سیاست کے کانٹوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ خدا نے ہمیں سزا دی اور اللہ اللہ اب ہم سیاست سے تائب ہو چکے ہیں۔“

(آزاد ۳۰ اپریل ۱۹۵۲ء)

”تحریک ختم نبوت“ کی ابتدا کی تھی؟ یہ آپ دیکھ چکے۔ اب اس کی آج کا نظارہ کیجئے۔ کہ عجز و اسخا رکے یہ سپر مملکت پاکستان کے خوب زغا اور قابل صدا احترام لیڈروں کو کس فرعونیت مزاج سے بھی گالیاں دے رہے ہیں

”تکبر کی عینک سے دیکھنے والو! اب سے پہلے فرعون اور مزو د جیسے تکبر آٹ لوں کو یہاں سے ذلیل ہو کر چلنا پڑا۔ جو قوں کی تو اٹھنے میں ان کی مغرور کھوپریوں کو چین نصیب ہوتا تھا“

(آزاد ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

نیز پریڈیگٹا کر رہے ہیں۔

”جب کوئی مقدر سخری کاٹھی ہے تو یہ حضرات مختلف بولیاں بولتی خرفیہ کر دیتے ہیں۔ یہ ان کی پرفانی سیات اور پرانا دستور ہے۔ تمام بے عمل حکمران ایسے ہی کرتے آئے ہیں

(آزاد ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

سب بختگم گالیاں اور کذب طرازوں کے ہر طوفان کے ساتھ ساتھ یہ بھی شور مچا رکھا ہے۔

”یہ دستور کا ڈھانچہ چند ارباب غرض خداوندان اقتدار کے فاری ڈھکوں سولوں چند ناکام بیرسروں کی خام نیلیوں چند تاویل باز سخری لہین قرآن و منکرین حدیث رسول اور چند باغیان اجماع صحابہ و تابعین اولیا کی قلمی شہداء بازیوں سے زیادہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا“ (آزاد ۲ نومبر ۱۹۵۲ء)

انتشار پسندی کے ان مشغلوں سے صرف

ہی ظاہر نہیں ہوا کہ احرا ری اخلاق کا دیوالیہ اکل گیا ہے۔ بلکہ ہم یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ پاکستان کے عیافت بعض دیکھنے کی وہ پرانی آگ جو ان است خدشوں کے اندر ملت سے ملگ رہی تھی، کس طرح خضوں کی صورت میں بھڑک اٹھی ہے؟

پاکستان کے ان عابد کو خاکستر کے کے اس کو بیخ ذہن سے اکھاڑ دینے کا یہ مقویہ یقیناً پاکستان کے بیرونی دشمنوں نے تیار کیا ہے۔

آؤ ہم اپنے مقدس وطن کو بچانے کے لئے متحد ہو جائیں اور اس سرزمین پاک کی طرف اٹھکی اٹھانے والے ہاتھوں کو ہمیشہ کے لئے نشل کریں۔

پاکستان کا تختہ الٹنے کی دھمکیاں

تفسیر کثیر جب تک نازک ترین دور میں داخل ہوا ہے، مہارت کے نفعہ کامل کی سازشوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ اور اس کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے ہیں، کہ ایک طرف تو وہ عوام کو بغاوت عامہ کی تلقین کرتے ہوئے کھلے لفظوں میں کہہ رہا ہے۔

آپ کے اخلاق کی قدریں مجھے تسلیم ہیں آپ کے قانون کا کرتا ہوں میں بھی احترام ہاں اگر جب دیکھتا ہوں میں یہ نظائے خضوں اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ یہ جین حرام کاش اک دن آپ بھی آکر یہ سب کچھ دیکھ لیں آپ میں بھی جاگ اٹھے گا بغاوت کا شعور

(آزاد ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اور دوسری طرف پاکستان کا تختہ الٹنے کی بر ملا دھمکیاں دینے میں مہروف ہے کہ

”اپنے مطالبات پراڑنے اور اڑ کر لڑنے میں ہم سے زیادہ کوئی جوی نہیں ہم ٹھکرانا جانتے ہیں ٹھکر لستے رہے ہیں ٹھکر سکتے ہیں“

(آزاد ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

پاکستان میں شورش پیدا ہو اور پشت کو پھیلا دینے کا فیصلہ کس زور دار طریق سے سنایا جا رہا ہے۔

”ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنا ہے وہ خواہ امن سے ہو یا بد امنی سے“ (آزاد ۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

یہی نہیں شیخ حاتم الدین نے جو انوار میں حکومت کو آخری الشی میٹ بھی دے دیا ہے کہ

”ہم فریب خوردہ ارباب اقتدار کو

ایک بار پھر تہذیب کرتے ہیں کہ سر تسلیم خم کر دیں۔ کچھ دنوں تک تو حیرت منک رہے۔ لیکن موجودہ حالات پر ہمیشہ قناعت کرنے کو ہم ایمان دریا مت اور شرافت و حیرت کی موت سمجھتے ہیں۔ اگر حکومت نے اپنی مزاحمت نوازی اور اترداد پروری کی روش کو تبدیل کرنا تو ہم پوری قوت کے ساتھ متبادل عملی اقدام کرنے پر مجبور ہو گئے۔“ (آزاد ۲ نومبر ۱۹۵۲ء)

ہم حکومت پاکستان اور ہر شخص پاکستانی سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ اس الشی میٹم کے بعد ان خود بخوار زندوں کو جو جن کے جبر سے مسلمانان پاکستان کے خون کے پیا سے ہیں — اپنے ناپاک ارادوں سے باز رکھنے کے لئے عملی اقدامات کرنا چاہتے ہیں؟

سزادی جا رہی ہے

احرا ری لیڈر ہر کانفرنس کے موقع پر بار بار کہہ رہے ہیں۔

”احرا ری رشتے ناطے نہیں دیتے۔ اس لئے اب مسلمانوں اور مرزاہوں میں کوئی چیز مشترک نہ جاتی ہے۔ اور کیا مرزاہی خود بخود مسلمانوں سے جدا ہونے کا مطالبہ نہیں کر رہے۔“ (آزاد ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب نامی اپنی حرکت، آثار کتاب اسلامی قانون وراثت کے تازہ ایڈیشن میں تحریر فرماتے ہیں

”تمی اور شیعہ علماء کے قوت نے کی رو سے شیعہ اور سنی میں نکاح ناجائز ہے اور ایسے نکاحوں سے جو اولاد پیدا ہو وہ حلال زادی نہیں۔ اور وراثت کے متعلق اسپر وہی احکام جاری ہوں گے جو ولدا حرام پر جاری ہیں (لاحظہ ہوا علامہ حائری۔ علامہ مازنانی اور مولانا احمر رضا صاحب بریلوی کے فتاویٰ مندرجہ کتاب رد دفعہ اعلام ذخیرۃ المعاد، النظریہ، جامع عباسیہ) (صفحہ ۱۲۷ اشاعت سوم)

جماعت احمدیہ نے ہمیں یہ نہیں کہا کہ سنی اور شیعہ یا احمدی کی باہمی مناکحت سے جو اولاد پیدا ہو وہ ولدا حرام ہوتی ہے۔ مگر کتنے انوکھے کی بات ہے کہ احرا ری سنی و شیعہ علماء کے ان فتاویٰ کے پیش نظر سنی و شیعہ علماء کو الگ اقلیت قرار

دینے کی تجویز پیش نہیں کرتے مگر جماعت احمدیہ کے متعلق کہتے ہیں۔

کیا ہمیں اس بات کی سزا دی جا رہی ہے کہ ہم ایسی اولاد کو ولدا حلال کیوں کہتے ہیں؟ سنی و شیعہ علماء کی طرح ولدا حرام کیوں نہیں کہتے؟

کرم خاکی ہوں مے پیالے

حضرت مسیح موعود، علیہ السلام سے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے اپنے تئیں کرم خاکی کہا ہے۔ احرا ری اس سے یہ عجیب استدلال کر رہے ہیں، کہ مرزا صاحب کو اسٹاٹ ہونے کا دعوے نہیں دیے وہ کیسے ہو سکتے ہیں؟

حضرت مولانا اسماعیل شہید کی شہرہ کباب تقویہ ایمان کے اہتمام پر لکھے۔

”ہر مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی اللہ کی خاک کے آگے جا رہے ہیں ذلیل و عیاض المعارضتہ تری شہویر باب ذکر مراتب و مراتب میں ہے و بلقناع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث ابنہ لا تکمل ایمان المرء حتی یتکون الناس عنہ کالاباعر ہیر یہ حدیث، پوچھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ تمام لوگ ایسے نہ دکھائی دیں جیسے کہ اوٹھ کی میٹنگیاں“ (مکتبہ المطبوعہ مملکت)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک تو یہ ہے کہ مومن اگر اپنے ایمان کو بام عرض تک پہنچانا چاہتا ہے تو وہ خدا کے مقابلہ میں ہر انسان ہر نبی ہر نبی اور ہر شہید کو ادنت کی میٹنگیوں کے برابر سمجھے۔ مگر احرا ری دجہوں نے آنحضرت کے ہر ارشاد کی مخالفت کی قسم کھا رکھی ہے) یہ تبلیغ کر رہے ہیں کہ خدا کا ایک بندہ جب اپنے تئیں کرم خاکی کہہ دیتا ہے تو وہ انسانیت سے الگ خارج ہو جاتا ہے۔ انا قد وانا الیہ راجعون

حالا مگر کرم خاکی تو پھر بھی ایک ذمی صرح اور جان دار چیز ہوتی ہے۔ لیکن ادنت کی میٹنگی کو یہ فضیلت بھی حاصل نہیں ہے۔

ہر حسب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل کو خرید کر لڑے

حسب اطہر احسان اسقاط حمل کا مجرب علاج، قیمت فی تولہ طیبہ روپیہ ۱-۸-۱ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپیہ، حکیم نظام اینڈ سنز گوجرانوالہ

شکر یہ احباب

گذشتہ سال کے وظائف طلبہ کا کمی کی وقت کو مل کر کے نئے با، حادث نظارت، بیت المال تقسیم و تدبیر گنت سلسلہ میں کم سواری خیر حسین صاحب ناضل کو احباب سے عطیہ جات لانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ مزید ذیل احباب کا شکر ادا کیا جاتا ہے کہ انہوں نے عطیہ جات عطا فرمائے۔ جو اہم ایڈیشن پانچ روپے سے کم رقم متفرق احباب کے ذیل میں جمع کر دی گئی ہیں۔

۵۔۔۔۔۔	والد صادق صاحب رزق صرف صادق صاحب	۵۔۔۔۔۔	محمد ابرکت اللہ صاحب
۱۰۔۔۔۔۔	عبد جان صاحب	۱۰۔۔۔۔۔	یکیش چرمی غلام محمد صاحب
۵۔۔۔۔۔	ملک منور احمد صاحب	۵۔۔۔۔۔	غلام مجتبیٰ صاحب
۵۔۔۔۔۔	سید قربان حسین شاہ صاحب	۱۰۔۔۔۔۔	مجتبیٰ ربیعہ صاحب
۱۰۔۔۔۔۔	حاجی فیض الحق خان صاحب	۵۔۔۔۔۔	چودھری محمد الدین صاحب
۱۰۔۔۔۔۔	کریم بخش صاحب	۵۔۔۔۔۔	ملک عبدالرحمن صاحب
۵۔۔۔۔۔	کیمین سیر احمد صاحب خالد	۵۔۔۔۔۔	ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب
۲۰۔۔۔۔۔	خان صاحب فیضان الحق خان صاحب	۷۱۔۔۔۔۔	شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز
۲۰۔۔۔۔۔	ملک کریم الہی صاحب	۱۰۔۔۔۔۔	کریم بخش صاحب
۱۰۔۔۔۔۔	خان صاحب سچر سراج الحق خان صاحب	۵۔۔۔۔۔	ڈاکٹر عبدالرشید صاحب
۵۵۔۔۔۔۔	متفرق احباب کوٹ	۱۰۔۔۔۔۔	شیخ عبدالواحد صاحب
۵۔۔۔۔۔	ستری لال دین صاحب		

گنج لاہور
متفرق احباب گنج لاہور ۱۷-۸-۱۰
بشیر احمد صاحب ۱۰-۱۰-۱۰
متفرق احباب ۹۵-۱۲-۱۰
کل میٹرن (بہر سہ اسقاط) ۶۲۴۹-۱۱-۱۰

مصلح موعود مبارک زمانہ سے
ہر احمدی کو حسرت ہونا چاہیے وہ
جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں
کے اور لائبریریوں کے پتے روانہ کرے
تعمیر ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔
عبداللہ الدین سکندر آباد دکن

درخواست دعاء
میری ہمشیرہ حاجی ناصرہ بیگم صاحبہ کے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ برصغیر کی صحت کا علاج و علاج سے روایتی اور خادوم دین بننے کی دعا فرمائیں۔
ملک بشیر احمد زین شاہ

عرق نور
ضعف جگر بڑھی ہوئی تھی۔ سر انا بخار اور پرانی کھانسی۔ دائمی تھینا در دہرہ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن بیوقوفانہ صحت پینا اور جوڑوں کے درد کو دور کرنے کے سبب جھول پیدا کرتا ہے۔ اس کا مقدار کے برابر خون صالح پیدا کرتا ہے۔ کمزوری، اعصاب کو دور کرنے کے قابل اولاد دیتا ہے۔
بانیچین اعترافاً لاجواب دوا ہے۔۔۔۔۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کیلئے ہی نہیں بلکہ تندرستوں کو بھی اتنے ہی بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۲ روپیہ۔ تین پیکٹ ۴ روپیہ۔ چھ پیکٹ ۱۳ روپیہ بارہ پیکٹ ۲۵ روپیہ علاوہ معمولی ڈاک (ناظر بیت الماء، رولہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

جنس کے انتخابات پر ایک سال کا عرصہ گزر رہا ہے۔ دستور اسامی کے نفاذ کے روز سے یہ انتخابات ۱۵ دسمبر میں ہونے چاہئیں۔ لہذا اس سال بھی اس کے لئے ۱۴ دسمبر سے ۱۵ دسمبر تک کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ قائدین اس بار میں عمل کارروائی کر کے باضابطہ طور پر مرکز میں رپورٹ بھجوائیں۔ کوشش کی جائے کہ یہ انتخابات متفرق عرصہ کے اندر اندر ختم ہو جائیں۔
انتخابات کے متعلق دستور کے مختلف قواعد درج ذیل ہیں۔

- ۸۸۔ کسی عہدیدار کے انتخابات کے وقت مندرجہ امور کو مد نظر رکھنا ضروری ہوگا۔
- ۱۔ کہ وہ بچوت نماز یا حجامت کا پابند ہو۔
- ۲۔ چنوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔
- ۳۔ راست باز۔ دیانت دار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔
- ۴۔ فرسٹ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ قائد زعیم پنچراڈ کرنے کی کوشش کریں گے تاہم دوسروں کیلئے فونڈیشن۔
- ۸۹۔ مجلس کے ہر عہدیدار کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ دائرہ رکھے۔
- ۹۲۔ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کیلئے ہونا کرے گا اور نائب صدر صوبائی۔ قائد مقامی زعماء حلقہ کا ایک سال کے لئے
- ۹۵۔ کوئی خادم کسی ایک ہی عہدے پر پتو اتنا دو دفعہ زیادہ منتخب نہیں ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر مجلس کی صورت میں طلبہ وقت اور نائب صدر صوبائی قائد اور زعیم کی صورت میں صدر مجلس کسی کو مستثنیٰ قرار دیں۔
- ۹۶۔ نائب صدر صوبائی قائد مقامی حلقہ کا انتخاب ہر سال ۱۵ دسمبر میں ہونا کرے گا۔ اور اگر کسی وجہ سے دسمبر میں نہ ہو سکے تو بجائے اس کی اجازت سے کسی اور وقت بھی ہو سکتا ہے۔ نئے عہدیداران اپنے عہدہ کا چارج ۱۴ روزی سے لیں گے۔
- ۹۷۔ قائد کا انتخاب امیر یا پریڈنٹ یا ان کے کسی نمائندے کی صدارت میں ہوگا جس کی رپورٹ صدر اجلاس مقامی امیر یا پریڈنٹ کی معرفت صدر مجلس کو بھجوا دیں گے۔
- ۹۸۔ یہ انتخابات بددیوبند ہوگا اور اعلان ہوگا (مغفلاً یا کھل کر) کے کسی ایک کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ انتخابات میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے استراحت یا ایسا حنا پڑھ سیکھ کر لے۔
- ۹۹۔ پریڈنٹ کے لئے دلائل صحت سزا کا مستحق ہوگا۔
- ۱۰۰۔ ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبے سے کام لینا بہت ممنوع اور قابل گرفت ہوگا۔
- ۱۰۱۔ مجلس مقامی کے ختمیوں کی فہرست صدر کے سامنے آئے گی۔ صدر ہر مقام کے عہدیداروں کا انتخاب لے کر کرے گا۔
- ۱۰۲۔ زعیم کا انتخاب قائد مقامی یا ان کے کسی نمائندے کی صدارت میں ہوگا جس کی اطلاع صدر مجلس کی خدمت میں بغرض مندرجہ کی جائے گی۔
- ۱۰۳۔ روشدہ امیداران دوبارہ اس سال کیلئے منتخب نہیں ہو سکیں گے۔

(نائب مقرر خدام الاحمدیہ مرکز یب)
ضروری اعلان

حکیم محمد یعقوب صاحب پریڈنٹ جماعت گلو ضلع منگھری نے اطلاع دی ہے کہ ان سے ایک شخص دھوکے سے رسید کیا گیا ہے۔ لہذا تمام احمدی جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس رسید پر پان سے چندہ کا مطالبہ کرے تو ہرگز ادا نہ کرنا چاہئے۔ اندیشہ رسید ایک اس سے حاصل کر کے بیچ دپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔ تمام جماعتیں اور احباب نوٹ کریں۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

تذکرہ اطہر احسان جو جاتے ہو یا اپنے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپیہ۔ کل کوڑے ۲۵ روپیہ۔ دوا خانہ نور الدین جو حال بلڈنگ لاہور

اسلامی ممالک کا ایسا محاذ قائم کیا جائیگا جو عالمی سیاست میں فیصلہ کن کردار ادا کر سکے گا

بنو یارک، انزلی، ہینو یارک، ہیرلڈ، بیویوں کے نامہ نگار کو آیت اللہ کاٹ فی تہا ہے کہ انہوں نے تمام دنیائے اسلام کے دانشوروں کو تھنوں کی جس عالمی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ اس کا خاطر خواہ خیر مقدم کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ کانفرنس کے ذریعے ایسا متحدہ مسلم ذمہ قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی جو عالمی سیاسیات میں فیصلہ کن کردار ادا کر سکے گا۔

علامہ کاٹ فی نے امریکہ کے اس تہذیب پر بہت زیادہ تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہیں روس مشرق وسطیٰ کے میل کے وسیع ذرائع پر قابض نہ ہو جائے۔ روس کی حمایت میں ایروپا کی پالیسی کے امکان کا ذکر کرتے ہوئے علامہ کاٹ فی نے تہا یا کہ اشتراکیت کے ساتھ کسی قسم سمجھوتہ ممکن ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ روس میں مذہب کے ساتھ کیا سلوک کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے ملک کے خدائی وسائل بہت زیادہ ہیں۔ اور ہمیں صرف اقتصادی اصلاحات اور تنظیم کی ضرورت ہے۔ ہوسٹیاں

جرمنی کے نام عرب لیگ کا راسلہ

قاہرہ، ۷ نومبر۔ مصر کے دفتر خارجہ نے اس راسلہ کا متن شائع کر دیا ہے۔ جس میں حکومت مغربی جرمنی سے احتجاج کیا گیا ہے کہ ہٹلر کے ہاتھوں نقصان اٹھانے والے بیرونیوں کا معاوضہ اسرائیل کو ادا کیا جا رہا ہے۔

راسلہ میں تہا یا گیا ہے کہ عرب ممالک متذکرہ معاہدے کی توثیق کی صورت میں جرمنی کے ساتھ اپنے تجارتی اور اقتصادی تعلقات قطع کر لینے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ مگر اس موضوع پر مزید بات چیت کرنے پر آمادہ ہیں۔

یہ راسلہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے ارسال کیا ہے۔ اس میں اسرائیل کے ساتھ جرمنی کے معاہدے کو عرب ممالک اور مصر کے لئے بہت زیادہ خطرناک قرار دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

۴ کے درمیان نے ہٹا تھا۔ جنرل نجیب کے آپ آج ایک چھر ملاقات کریں گے۔ (اسٹار)

وینا کے اہم مسائل کے متعلق امریکہ کی سلیکشن یارٹی کا موقف! بین الاقوامی امور میں یہ ترقی ہے۔ کہ جنرل آئزن ہاور کی صدارت میں وی بیکن حکومت کی طرف سے اقوام متحدہ کے درمیان اقوامی مسائل کو حل کرنے میں پیش ہونے کو ترجیح دے گا۔

گوریا کا نتیجہ امراتش اور طوس کے مابین۔ جنونی افریقہ کا تنازعہ۔ گوریا کی بحالی کے لئے امداد۔

کینیڈا میں گندم کی فصل کا نیا ریکارڈ اڑاوا۔ ۱۱ لاکھ کینیڈا میں گندم کی فصل سے اس قدر زیادہ مقدار حاصل ہوئی ہے۔ کہ اسے رکھنے کے لئے تنگائی طور پر نیٹھاؤں سے لیکروں کی سوئی ڈالوں سے کام لیا جا رہا ہے۔

فاروسک کھوفان میں ایک ہزار اشخاص ہلاک ہوئے

ٹائیپہ رفاہیہ ۱۹ نومبر۔ جنونی فاروسا میں جو قیامت خیز طوفان آیا ہے۔ اس کی تفصیلات اب جھول سوتی ہیں۔ اس طوفان کی وجہ سے ایک ہزار سے زیادہ اشخاص ہلاک اور ۵۰۰ سے زیادہ مجروح ہوئے ہیں۔

جرمنی باغیوں کی تحریکی کاروائیاں

دنگون مار۔ ۷ نومبر۔ ہر دم سے دنگون جانے والی ایک تحریکیوں کو کارہے یہ اطلاع موصول ہوئے۔

ہائیکو وین بم!

۱۱ نومبر۔ ایک امریکی مسافروں کے ٹرک نے تہا یا ہے کہ عینی شاہد کے کہوت میں تہا یا گیا ہے کہ کابل میں جس جگہ تحریکیوں کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے کے عینی شاہد کے مطابق ہر گز گناؤں کا وقت اور جگہ کہ تو تھا۔ ۲۲

ہندوستان کی قدیم دستاویزات پاکستان

نئی دہلی، ۷ نومبر۔ حکومت پاکستان نے عبادتی حکومت سے درخواست کی ہے کہ غیر منقسم ہند کے تمام قدیم دستاویزوں کے فروٹا کرنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ یہ پاکستان کے لئے بھی بہت زیادہ تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔

مہاراجی حکومت نے اس سلسلہ میں اچھا کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کچھ عرصہ قبل پاکستان نے دعوئے کیا تھا۔ کہ ان قدیم دستاویزات میں سے اس کا حصہ ہلا کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں دونوں ممالک کے دانشوروں کی کانفرنس بھی منعقد ہوئی تھی۔

مصر میں عرب برادری کا اسٹنگ کانفرنس

قاہرہ، ۷ نومبر۔ حکومت مصر عرب ممالک کو دعوت نامے ارسال کر رہی ہے کہ آئندہ ماہ جنوری میں یہاں ایک برادری کا اسٹنگ کانفرنس میں شرکت ہوں۔

سوڈان کے متعلق مصر اور برطانیہ کی گفت و شنید

لندن، ۷ نومبر۔ توقع ہے کہ اس ہفتے قاہرہ میں جنرل محمد نجیب اور برطانی سفیر سر رلیف بیوٹن میں مزید بات چیت ہوگی۔ جس کے ذریعے سوڈان کے متعلق سمجھوتے کے سلسلے میں اہم ترقی ہونے کا امکان ہے۔

اب تک جو مصری تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ ان میں مصر نے اپنے بنیادی معاملات کو ترک نہ کرتے ہوئے ایسے سمجھوتے کے لئے دو ذمہ کھلا دیکھا ہے جس کے تحت مصری برطانیہ اور سب سے زیادہ موٹائی باشندوں کے مطالبات پورے ہو سکیں۔

سر رلیف سوڈان کے متعلق مصر کے تازہ ترین راسلہ پر برطانیہ دفتر خارجہ کے تبصرہ کا ملاحظہ کر رہے ہیں۔ یہ راسلہ اس معاہدے کے متن شدہ متن سے قدر خفقت تھا۔ جو سوڈانی لیڈروں اور جنرل نجیب

۲۲ ڈاکٹر یوٹن نے کہ یہ تجربہ ایک نیا تجربہ ہے۔